وقار انبالوی

دُنیا

جو کچھ بھی کہے حاکم ، محکوم بجا جانے
دنیا یہی دنیا ہے اے شیخ تو کیا جانے

انساں کی خدائی ہے اب ذکرِ خدا کیسا ؟
چاندی ہے اُسی کی جو سونے کو خدا جانے

قانون کے پردے میں، پوجا ہے جرائم کی
انصاف کی محفل اب کب ہوگی بپا جانے

آئین کی چُھریوں کو پھر سان پہ رکھا ہے
کٹنا ہے ابھی باقی کس کس کا گلا جانے

پہرہ ہے مسلماں کا اب حفظِ امارت پر
غربت کے مسائل کو، مسلم کی بلا جانے

اپنوں پہ یہ قدغن ہے آئے نہ فغاں لب تک
اغیار کی حاجت کب ہو جائے روا جانے

صدقات وزکوٰۃ آئے تجدید کے چکر میں
لگ جائے کسی حیلے کب ٹیکس نیا جانے

عیدوں کی نمازیں تو پڑھ لیتے ہیں حاکم بھی
جو برسرِ مسند ہو، مسجد کو وہ کیا جانے

بازار میں پینے پر پولیس پکڑ لے گی
گھر میں جو پیو اپنے، تم جانو خدا جانے

ہر عیب ادا ٹھہرا اب آرٹ کے پردے میں
کیا شیخ پہ گزرے گی رندوں کی بلا جانے

مفتی و فتاویٰ بھی، اب مائل دنیا ہیں
عقبیٰ کا تصوّر کیوں دھندلا گیا کیا جانے

سچ کہہ تو دیا میں نے اس جھوٹ کی دنیا میں
سچ کہنے کی ملتی ہے کیا مجھ کو سزا جانے